70520 ـ ايسى كمپنى ميں ملازمت كرنا جہاں شراب اور خنزير كا گوشت فروخت ہوتا ہو

سوال

ميرا خاوند ايك يورپى ملك ميں مردانہ اور زنانہ ريڈى ميڈ گارمنٹس فيكٹرى ميں ملازمت كرتا ہے، جہاں بچوں كے كپڑے، اور گھريلو اشياء اور سونا بھى بلكہ ہر قسم كى چيز پائى جاتى ہے، ميرا سوال يہ ہے كہ:
كمپنى ميں ايك ہوٹل بھى ہے جہاں خنزير كا گوشت اور شراب فروخت ہوتى ہے، ليكن ميرا خاوند گھڑيوں اور سونا فروخت ہونے والى جگہ ملازم ہے، تو كيا اس كى تنخواہ حلال ہے يا حرام، برائے مہربانى تفصيلا معلومات فراہم كريں. ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس ويب سائٹ ميں بہت سے سوالات كے جوابات ميں يہ بيان كيا جا چكا ہے كہ كفار ممالك ميں بود و باش اور رہائش اختيار كرنا جائز نہيں كيونكہ اس كا آدمى كے دين پر واضح منفى اثر پڑتا ہے، اور وہ شخص شہوات و شبہات كا شكار ہو جاتا ہے، جو اس كے دين ميں فتنہ و فساد كا باعث بن سكتا ہے، اللہ تعالى اس سے محفوظ ركھے، اور اسے برائى و منكرات ديكھنے كى عادت پڑ جاتى ہے، اور وہ اسے روكنے اور انكار كى طاقت كھو بيٹھتا ہے، جو اس كے دل ميں اس برائى كى قباحت كو كم كر ركھ ديتى ہے.

اس ليے جب اسے اپنے دين كا خطرہ محسوس ہو تو كسى مسلمان شخص كے كسى بھى كافر ملك ميں رہنا جائز نہيں.

آپ مزيد تفصيلى معلومات كے ليے سوال نمبر (38284) اور (13363) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

اگر آپ كا خاوند گھڑيوں اور سونے والا حصہ ميں كام كرتا ہے اور اس كا ہوٹل اور اس ميں جو كچھ فروخت ہوتا ہے، اور اس ہوٹل ميں جو برائى كى جاتى ہے، اس كے ساتھ كوئى تعلق اور واسطہ نہيں تو اس كى تنخواہ حلال ہے، كيونكہ وہ ايك مباح اور جائز عمل كے عوض ميں ہے، اور كمپنى جو حرام اشياء فروخت كر رہى ہے اس كا گناہ آپ كے خاوند كے ذمہ نہيں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام یہودیوں کے ساتھ مباح اور جائز لین دین کیا کرتے تھے، حالانکہ یہودی دوسرے حرام معاملات کا لین دین بھی کرتے تھے جن میں رشوت، اور سود اور لوگوں کا ناحق مال کھانا بھی شامل تھا.

طبرانی نے کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو آپ کے چہرہ میں کچھ تبدیلی دیکھی تو میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں کیا بات ہے میں آپ میں تغیر دیکھ رہا ہوں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" میرے پیٹ میں تین روز سے وہ چیز داخل نہیں ہوئی جو ایك جگر والے کے پیٹ میں داخل ہوتی ہے "

وہ بیان کرتے ہیں: تو میں وہاں سے نکل گیا، اور دیکھا کہ ایك یہودی اپنے اونٹ کو پانی پلا رہا ہے، تو میں نے یہودی کے اونٹ کو اس شرط پر پانی پلایا کہ ہر ڈول کے بدلے ایك کھجور دیگا، تو میں وہ کھجوریں لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا "

علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الترغیب و الترھیب حدیث نمبر (3271) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (20732) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .